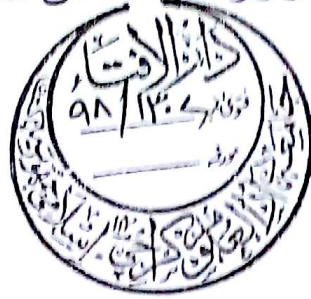


(no subject)

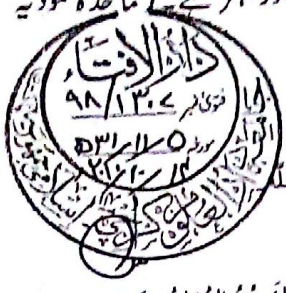
24 August 2010 23:24

Atta Ur Rahman <attaurrahman1@yahoo.com>
To: daruliftadarululoom@gmail.com

۱. کیا فرماتے علمائِ حق اس مسئلے کے بارے میں
 ۲. کیا ہم قیامت کے دن پوچھا جائے گا کیا یہ غیر مسلم کیوں
 جہنم میں گئے؟
 ۳. دوسرے ملک پر تبلیغ میں جانے کا کیا حکم ہے فرض واجب
 سنت؟
 ۴. کیا ہم سے دوسروں کے بارے پوچھ ہوگی کیا تم نے کیوں ان
 لوگوں کو تبلیغ نہیں کیا؟
 ۵. سہ روزہ حلقہ سال لگانا اس کا کیا حکم ہے؟



ازکلام کرتے ہوئے دوسرے شہر یا دوسرے ملک بھی جاتے ہیں تو بلاشبہ یہ جائز اور بہتر ہے۔ (ماخذہ محمودیہ ۲۰۳۳)



وفی سورة آل عمران: آية ۱۱۰:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وفی سورة آل عمران: آية ۱۰۴:

وَلَنْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وفی روح المعانی تحت هذه الآية:

العلماء التفقوا على ان الامر بالمعروف والنهي عن المنكر من فروض الكفايات۔
وفی الصحيح لمسلم، رقم الحديث ۷۰:

عن طارق بن شهاب وهذا حديث أبي بكر قال أول من بدأ بالخطبة يوم العيد قبل الصلاة مروان فقام إليه رجل فقال الصلاة قبل الخطبة فقال قد ترك ما هنالك فقال أبو سعيد أما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان۔

(۴)..... جواب سے پہلے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ ایک مقصود ہوتا ہے اور ایک اس تک پہنچنے کے لئے وسیلہ، مقصود کی مثال حج کی ہے یعنی حج کرنا مقصود ہے اور اس تک پہنچنا چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو جہاز کے ذریعہ یا اونٹ کے ذریعہ وغیرہ یہ سب وسیلے ہیں، مقصود کے لئے تو دلیل کی ضرورت ہوتی ہے لیکن وسیلہ کے لئے اس کے خلاف دلیل کا نہ ہونا بھی اس کے مباح اور جائز ہونے کی دلیل ہے، اب اگر تبلیغ کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغ کرنا صحیح بات کا پھیلانا اور غلط بات سے منع کرنا اور اپنی اصلاح کرنا یہ تو مقصود ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اس کا وسیلہ کہ اس کام کو کس طریقے پر کیا جائے یا کس طرح کیا جائے تو اس کے بہت سے مختلف طریقے ہیں اور ان طریقوں میں سے بعض علماء نے وقت کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس میں فائدہ دیکھتے ہوئے سہ روزہ، چار ماہ، ایک سال وغیرہ کی ترتیب قائم کی ہے، لہذا مذکورہ عدد مباح اور جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد انس
محمد انس

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد عبدالذکر خان
ذی القعدة ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد افضل
ذی القعدة ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد علی شاہ
ذی القعدة ۱۴۳۱ھ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کر

۴ ذی القعدة ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰/۱۰/۱۳

۱۱-۱۱-۱۴۳۱ھ

